

خطبہ (۱۲۳)

وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تجکیم کے بارے میں فرمایا

فِي التَّحْكِيمِ

ہم نے آدمیوں کو نہیں بلکہ قرآن کو حکم قرار دیا تھا۔ چونکہ یہ قرآن دو دفتیوں کے درمیان ایک لکھی ہوئی کتاب ہے کہ جو زبان سے بولا نہیں کرتی۔ اس لئے ضرورت تھی کہ اس کیلئے کوئی ترجمان ہو اور وہ آدمی ہی ہوتے ہیں جو اس کی ترجمانی کیا کرتے ہیں۔

إِنَّا لَمْ نُحَكِّمِ الرِّجَالَ، وَإِنَّمَا حَكَّمْنَا الْقُرْآنَ. وَهَذَا الْقُرْآنُ إِنَّمَا هُوَ خَطٌّ مَسْتُورٌ بَيْنَ الدَّفْتَيْنِ، لَا يَنْطِقُ بِلِسَانٍ، وَلَا يُدَلُّهُ مِنْ تَرْجُمَانٍ، وَإِنَّمَا يَنْطِقُ عَنْهُ الرِّجَالُ.

جب ان لوگوں نے ہمیں یہ پیغام دیا کہ ہم اپنے درمیان قرآن کو حکم ٹھہرائیں تو ہم ایسے لوگ نہ تھے کہ اللہ کی کتاب سے منہ پھیر لیتے، جبکہ حق سبحانہ کا ارشاد ہے کہ: ”اگر تم کسی بات میں جھگڑا کرو تو (اس کا فیصلہ پٹانے کیلئے) اللہ اور رسولؐ کی طرف رجوع کرو۔“ اللہ کی طرف رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کی کتاب کے مطابق حکم کریں اور رسولؐ کی طرف رجوع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ہم ان کی سنت پر چلیں۔ چنانچہ اگر کتاب خدا سے سچائی کے ساتھ حکم لگایا جائے تو اس کی رو سے سب لوگوں سے زیادہ ہم (خلافت کے) حقدار ہوں گے اور اگر سنت رسولؐ کے مطابق حکم لگایا جائے تو بھی ہم ان سے زیادہ اس کے اہل ثابت ہوں گے۔

وَلَمَّا دَعَانَا الْقَوْمُ إِلَى أَنْ نُحَكِّمَ بَيْنَنَا الْقُرْآنَ لَمْ نَكُنِ الْفَرِيقَ الْمُتَوَيِّعَ عَنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ سُبحَانَهُ: ﴿فَإِنْ تَنَارَخْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾، فَرَدُّهُ إِلَى اللَّهِ أَنْ تُحَكِّمَ بِكِتَابِهِ، وَرَدُّهُ إِلَى الرَّسُولِ أَنْ تَأْخُذَ بِسُنَّتِهِ، فَإِذَا حُكِّمَ بِالصِّدْقِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَنَحْنُ أَحَقُّ النَّاسِ بِهِ، وَإِنْ حُكِّمَ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَحْنُ أَوْلَاهُمْ بِهِ.

اب رہا تمہارا یہ قول کہ: ”آپؐ نے تجکیم کیلئے اپنے اور ان کے درمیان مہلت کیوں رکھی؟“، تو یہ میں نے اس لئے کیا کہ (اس عرصہ میں) نہ جاننے والا تحقیق کر لے اور جاننے والا اپنے مسلک پر جم جائے اور شاید کہ اللہ تعالیٰ اس صلح کی وجہ سے اس امت کے حالات درست کر دے اور وہ (بے خبری میں) گلا گھونٹ کر تیار نہ کی جائے کہ حق کے واضح ہونے سے پہلے جلدی میں کوئی قدم اٹھا بیٹھے اور پہلی ہی گمراہی کے پیچھے لگ جائے۔

وَ أَمَّا قَوْلُكُمْ: لِمَ جَعَلْتَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُمْ أَجَلًا فِي التَّحْكِيمِ؟ فَإِنَّمَا فَعَلْتَ ذَلِكَ لِيَتَّبِعِينَ الْجَاهِلُ وَيَتَثَبَّتِ الْعَالِمُ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ فِي هَذِهِ الْهُدْنَةِ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَلَا تُؤْخَذَ بِأَكْظَامِهَا فَتَعَجَلَ عَنْ تَبْيِينِ الْحَقِّ وَ تَنْقَادِ لِأَوَّلِ الْغَيِّ.

بلاشبہ اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ شخص ہے کہ جو حق پر عمل پیرا رہے، چاہے وہ اس کیلئے باعث نقصان و مضرت ہو اور باطل کی طرف رخ نہ کرے، چاہے وہ اس کے کچھ فائدہ کا باعث ہو رہا ہو۔ تمہیں تو بھٹکا یا جا رہا ہے۔ آخر تم کہاں سے (شیطان کی راہ پر) لائے گئے ہو۔ تم اس قوم کی طرف بڑھنے کیلئے مستعد و آمادہ ہو جاؤ کہ جو حق سے منہ موڑ کر بھٹک رہی ہے کہ اسے دیکھتی ہی نہیں اور وہ بے راہ رویوں میں بہکادیئے گئے ہیں کہ ان سے ہٹ کر سیدھی راہ پر آنا نہیں چاہتے۔ یہ لوگ کتاب خدا سے الگ رہنے والے اور صحیح راستے سے ہٹ جانے والے ہیں۔

لیکن تم تو کوئی مضبوط وسیلہ ہی نہیں ہو کہ تم پر بھروسہ کیا جائے اور نہ عزت کے سہارے ہو کہ تم سے وابستہ ہو جائے۔ تم (دشمن کیلئے) جنگ کی آگ بھڑکانے کے اہل نہیں ہو۔ تم پر افسوس ہے کہ مجھے تم سے کتنی تکلیفیں اٹھانا پڑی ہیں۔ میں کسی دن تمہیں (دین کی امداد کیلئے) پکارتا ہوں اور کسی دن تم سے (جنگ کی) راز دارانہ باتیں کرتا ہوں، مگر تم نہ پکارنے کے وقت سچے جو نامرد اور نہ راز کی باتوں کیلئے قابل اعتماد بھائی ثابت ہوتے ہو۔

--☆☆--

### خطبہ (۱۲۴)

جب مال کی تقسیم میں آپ کے برابری و مساوات کا اصول برتنے پر کچھ لوگ بگڑ اٹھے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

کیا تم مجھ پر یہ امر عائد کرنا چاہتے ہو کہ میں جن لوگوں کا حاکم ہوں ان پر ظلم و زیادتی کر کے (کچھ لوگوں کی) امداد حاصل کروں تو خدا کی قسم! جب تک دنیا کا قصہ چلتا رہے گا اور کچھ ستارے دوسرے ستاروں کی طرف جھکتے رہیں گے، میں اس چیز کے قریب بھی نہیں پھلکوں گا۔ اگر یہ خود میرا مال ہوتا جب بھی میں اسے سب میں برابر تقسیم

إِنَّ أَفْضَلَ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْ كَانَ الْعَمَلُ بِالْحَقِّ أَحَبَّ إِلَيْهِ - وَإِنْ تَقَصَّهُ وَكَرِهْتَهُ - مِنَ الْبَاطِلِ وَإِنْ جَزَّ إِلَيْهِ فَأَيُّدَةً وَزَادَةً، فَأَيَّنَ يُتَاهُ بِكُمْ! وَمِنْ أَيْنَ أُتَيْتُمْ! اسْتَعِدُّوا لِلْمَسِيرِ إِلَى قَوْمٍ حَيَارَى عَنِ الْحَقِّ لَا يُبْصِرُونَهُ وَ مُؤَزَّعِينَ بِالْجَوْرِ لَا يَعْدِلُونَ بِهِ، جُفَاءً عَنِ الْكِتَابِ، نُكْبٍ عَنِ الظَّرِيقِ.

مَا أَنْتُمْ بِوَثِيقَةٍ يُعَلِّقُ بِهَا، وَلَا زَوَافِرٍ عِزٍّ يُعْتَصَمُ إِلَيْهَا. لَبِئْسَ حُشَّاشُ نَارِ الْحَرْبِ أَنْتُمْ! أَفِ لَكُمْ! لَقَدْ لَقِيتُ مِنْكُمْ بَرْحًا، يَوْمًا أَنْادِيكُمْ وَ يَوْمًا أَنْاجِيكُمْ، فَلَا أَخْرَارَ صِدْقٍ عِنْدَ النَّدَاءِ، وَلَا إِخْوَانَ ثِقَّةٍ عِنْدَ النَّجَاءِ!

-----☆☆-----

### (۱۲۴) وَمِنْ كَلَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَمَّا عُوتِبَ عَلَى التَّسْوِيَةِ فِي الْعَطَاءِ:

أَتَأْمُرُونِي أَنْ أَطْلُبَ النَّصْرَ بِالْجَوْرِ فِيمَنْ وُلِّيتُ عَلَيْهِ! وَاللَّهِ! لَا أَطُورُ بِهِ مَا سَرَ سَبِيرِي، وَ مَا أَمَّ نَجْمٌ فِي السَّمَاءِ نَجْمًا! لَوْ كَانَ الْمَالُ لِي لَسَوَّيْتُ بَيْنَهُمْ، فَكَيْفَ وَ إِنَّمَا الْمَالُ